REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

خطبہ نمبر ۲

فی پرچہ ۲ پیسے

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۲ شعبان ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۹ صلح ۱۳۴۲ ہش ۔ ۹ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل صبح حضور کو کچھ حرارت رہی مگر شام کے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہوگئی۔ اس وقت حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کل کوفت کی وجہ سے رات کو دل کی کچھ تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ، اور تقویٰ اور استقامت اختیار کرو

انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں تمہیں بھی جو کچھ حاصل ہوگا استقامت ہی سے حاصل ہوگا

"اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض وقت روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا۔ استقامت چاہیئے۔ انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں، استقامت سے ملے ہیں۔ خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۴)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

مکرم محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی مورخہ ۱۰/۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں "جرمنی میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ (مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

نکاح کی مبارک تقریب

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کے فرزند اکبر ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس بی۔ایس سی ایم بی بی۔ایس ڈیمانسٹریٹر پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی تقریب نکاح مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۳ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عمل میں آئی۔ مکرم مولانا شمس صاحب نے ان کا نکاح عزیزہ کوکب منیرہ صاحبہ بنت مکرم رشید احمد خان صاحب کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم منشی محبوب عالم صاحب مرحوم آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور زین و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے مشرق و مغرب کے ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک خاص تقریب کا انعقاد

ربوہ ۸ جنوری۔ گزشتہ شب نماز عشاء کے بعد بیت الحمد میں وکالت تبشیر کی طرف سے مشرق و مغرب کے متعدد ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ ان میں وہ مبلغین اسلام بھی شامل تھے جو فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پچھلے دنوں مختلف بیرونی ممالک سے واپس تشریف لائے ہیں اور وہ مبلغین اسلام بھی شامل تھے جو فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ممالک بیرون سے تشریف لانے والے مبلغین اسلام میں سے مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب، مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب، مبلغ ملایا مکرم مولوی محمد صادق صاحب، مبلغ عدن مکرم السید محمود عبد اللہ الشبوطی صاحب مبلغ بلاد عربیہ مکرم نور الحق صاحب تنویر

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مجلس اسلام۔ علمائے جماعت اور طلبائے دینیات سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اہم خطاب

دین کی اشاعت میں اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں انہیں دور کرنے کیلئے ہمیں غیر معمولی غور و فکر اور احتیاط کی ضرورت ہے

اپنی آئندہ نسل کے معیار اخلاق، معیار دین اور معیار تقویٰ کو زیادہ سے زیادہ بلند کرنیکی کوشش کرو

(قسط اوّل)

۸ر مئی ۱۹۵۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیرونی ممالک سے نئے آئے ہوئے مبلغین اور کچھ جانے والے مبلغین بعض غیر ملکی طلباء اور انڈونیشیا کے مرٹ سپار جاکے اعزاز میں ساڑھے چار بجے بعد دوپہر احاطہ جامعۃ المبشرین ربوہ میں ایک دعوت چائے دی جس میں ڈیڑھ سو کے قریب معززین شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ایک تقریر فرمائی جو مبلغین سلسلہ۔ علماء سلسلہ۔ اساتذہ جامعہ اور طلباء دینیات کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضور کی یہ تقریر جو نہایت قیمتی ہدایات پر مشتمل ہے ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس تقریر کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

ہمارے ہاں ایسے مواقع پر عموماً تین تقریروں کا رواج ہے۔ ایک تقریر داعی جماعتوں یا داعی جماعت کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسری تقریر آنے والے صاحب کی طرف سے ہوتی ہے اور تیسری تقریر سے متعلق مجھ سے امید کی جاتی ہے کہ میں آخر میں اپنے خیالات کا اظہار کروں لیکن آج چونکہ میں ہی داعی ہوں اور پہلے اور پیچھے کی تقریریں کچھ بے معنی سی ہو کر رہ جاتی ہیں اور پھر مدعو بن جاتے ہیں کہ ایک ہی قسم کے خیالات کے تکرار سے بدمزگی پیدا ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے اس لئے اس عام طریق کے خلاف میں نے یہی پسند کیا کہ صرف میں ہی اپنے خیالات کو ظاہر کر دوں۔ جہاں تک

دعوت کرنیوالوں کا یہ طریق ہے

کہ وہ آنیوالے کو خوش آمدید کہتے ہیں یا جہاں تک آنے والوں کا یہ طریق ہے کہ وہ دعوت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں یہ محض ایک رسمی بات ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ دعوت کرنے والا تبھی دعوت کرے گا جب وہ خوش ہوگا۔ اگر وہ خوش نہیں ہوگا تو دعوت کیوں کرے گا۔ پھر یہ بھی صاف بات ہے کہ جب کوئی شخص دعوت کرے گا تو کھانے پینے کی چیزیں بھی رکھیگا اور دوسرا شخص بہرحال ممنون ہوگا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص دعوت کرے اور دوسرا شکریہ بھی ادا نہ کرے پس یہ طبعی تقاضے ہیں جن کو فطرتی طور پر انسان ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے لیکن ہم جب اس قسم کی تقاریب میں ہو مردوں کو شریک کرتے ہیں تو ہماری کچھ اور غرض ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ ایسے مواقع پر جب

آنے والوں کا اعزاز

کیا جاتا ہے تو دوسرے نوجوانوں کے دلوں میں بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک اچھا کام ہے۔ جس میں ہمیں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ فلاں مبلغ جا رہا ہے یا آ رہا ہے اور اس کے لئے نعرے لگ رہے ہیں۔ مرحبا اور تحسین کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں تو نوجوان طبیعتیں جو ان باتوں سے بڑی جلدی متاثر ہوتی ہیں فوراً یہ خیال کرنے لگ جاتی ہیں کہ اوہو ہم تو محروم رہ گئے۔ اگر ہم جاتے تو ہمارے لئے بھی نعرے لگتے اور ہمیں بھی مرحبا اور جزاک اللہ کہا جاتا۔ ان کا دماغ ابھی اتنا پختہ نہیں ہوتا کہ وہ اس فعل کے روحانی نتائج پر نظر ڈال سکیں۔ لیکن نعروں اور مرحبا اور تحسین کی آوازوں کا ان پر گہرا اثر ہوتا ہے اور یہ نعرے انہیں دینی خدمت کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس ان دعوتوں سے ایک تو ہماری یہ غرض ہوتی ہے کہ

نوجوانوں کے دلوں میں تحریک

پیدا ہو اور وہ بھی اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ تم اسے نفسانیت کہہ لو مگر چونکہ اس سے ہماری ذات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ خدا اور خدا کے دین کو فائدہ پہنچتا ہے اس لئے یہ کوئی بُری چیز نہیں۔ درحقیقت ہمارا یہ طریق ایسا ہی ہوتا ہے جیسے شکاری مچھلی کے شکار کے لئے کنڈی ڈالتا ہے تو اس کے ساتھ آٹا بھی لگا دیتا ہے تاکہ مچھلی آئے اور پھنس جائے اسی طرح یہ بھی نوجوانوں کو پھانسنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے مگر چونکہ وہ دین کے لئے پھانسے جاتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے لئے پھانسے جاتے ہیں۔ اسلئے خواہ ننگے الفاظ میں اسے مچھلی کے شکار سے مشابہت دے لو بہرحال یہ شکار مبارک ہے کیونکہ یہ شکار اپنے لئے نہیں کیا جاتا اپنے عزیزوں کے لئے نہیں کیا جاتا بلکہ خدا اور اسکے رسول کے لئے کیا جاتا ہے دوسرا فائدہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ ہمیں آنے والوں اور جانے والوں کے لئے بعض خیالات جو مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے اظہار کا موقع مل جاتا ہے۔ انسانی دماغ کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اسے نیا مضمون نکالنے کے لئے

کسی نئے محرک کی ضرورت

ہوتی ہے۔ ایک بامذاق انسان جو ہنسی اور مزاح کی طرف اپنا میلان رکھتا ہے وہ بھی ہر وقت ہنسی اور مزاح کی باتیں نہیں کرتا بلکہ ان باتوں کے لئے اسے بھی کسی محرک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک شاعر جو شعر کہنے کا عادی ہے وہ بھی ہر وقت شعر نہیں کہہ سکتا بلکہ اسے بھی کسی محرک کی ضرورت ہوتی ہے۔ برسات کا موسم ہوتا ہے آسمان پر بادل آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہوتی ہے تو اس کے جسم میں حرکت اور خون میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی طبیعت شعر کہنے کی طرف مائل ہو جاتی ہے یا چمن میں گئے اور فوارے چلتے دیکھے تو طبیعت جس ڈگر پہ چل رہی تھی اس سے بدل گئی اور شعر کی طرف مائل ہو گئی۔ یا چاندنی رات ہے۔ میدان میں سیر کے لئے نکلے تو چاند کی چاندنی سے متاثر ہوئے اور شعر کہنے لگ گئے یا صبح کے وقت ٹھنڈی ہوا سے آنکھ کھل گئی دیکھا تو نیند پوری ہو چکی تھی اور طبیعت میں شگفتگی تھی۔ اس وقت صبح کی ٹھنڈی ہوا نے تحریک پیدا کر دی اور شعر گوئی کی طرف طبیعت کا میلان ہو گیا۔ تو کوئی نہ کوئی ذریعہ ہوتا ہے انسان اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ اگر وہ ذرائع اچھے ہوں اور طبیعت بھی اچھی ہو تو اچھے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور اگر ذرائع اچھے نہ ہوں یا طبیعت اچھی نہ ہو تو خوشگوار نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔

شاہ عالم بادشاہ

سودا سے اپنے شعر درست کروایا کرتے تھے ایک دفعہ بادشاہ نے اپنی ایک غزل سودا کو اصلاح کے لئے دی مگر ایک ہفتہ گذر گیا اور انہوں نے نظم واپس نہ کی۔ بادشاہ نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ طبیعت حاضر نہیں۔ اس پر پھر ایک ہفتہ گزر گیا۔ اگلے ہفتہ انہوں نے دوبارہ دریافت کروایا تو سودا نے پھر یہی جواب دیا کہ طبیعت حاضر نہیں مجبوراً بادشاہ نے ایک ہفتہ اور انتظار کیا اور خیال کیا کہ شاید اب غزل واپس آجائے گی۔ مگر پھر بھی نظم واپس نہ آئی اور جب بادشاہ نے پوچھا تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا کہ طبیعت حاضر نہیں اس پر بادشاہ کو غصہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کی طبیعت بھی عجیب ہے کہ حاضر ہونے میں ہی نہیں آتی ہم تو پاخانہ بیٹھے بیٹھے دو غزلیں کہہ دیا کرتے ہیں۔ سودا تیز طبیعت انسان تھے انہوں نے کہا

حضور ان میں سے بو بھی تو دیسی ہی آتی ہے معلوم ہوتا ہے بادشاہ کو قبض کی بیماری ہوگی اور چونکہ ایک انسان بیٹھے بیٹھے مختلف خیالات میں مبتلا رہتا ہے۔ اسی قسم کے خیالات اسے بھی سوجھتے ہوں گے۔ اور وہ وقت گزارنے کے لئے غزل کہنے لگ جاتا ہوگا۔ مگر

یہ ظاہر بات ہے

کہ جب محرک بُرا ہوگا تو نتیجہ بھی بُرا ہوگا۔ وہ شخص جس کو شعر کہنے کی تحریک تو ارے کرتے ہیں یا چاندنی راتیں کرتی ہیں یا برسات کا موسم کرتا ہے یا باغ کا نظارہ کرتا ہے اور وہ شخص جسے شعر کہنے کی تحریک قبض کرتی ہے۔ ان دونوں کے شعر کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ایک کا محرک اور ہے اور دوسرے کا محرک اور ہے۔

پس سودا نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا مگر پھر ڈر کر بادشاہ کی ملازمت چھوڑ کر چلے گئے تو خیالات کے اظہار کے بھی بعض مواقع ہوتے ہیں۔ اور ان خیالات کے اظہار کے لئے

بعض محرکات

کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت بیسیوں مبلغ بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں اور ان سے بعض دفعہ اپنے کاموں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ رپورٹیں آتی ہیں ہم انہیں پڑھتے ہیں۔ تو ہم ان پر ایک آدھ نوٹ دے دیتے ہیں اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ میں اس وقت تقریر شروع کردوں۔ پھر چند دنوں کے بعد ان کی طرف سے دوسری رپورٹ آتی ہے اور ہمیں کوئی اور غلطی نظر آتی ہے۔ جس کی طرف انہیں اختصار کے ساتھ توجہ دلادی جاتی ہے۔ اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسے مواقع پر جب مبلغین سامنے موجود ہوں۔ اور محرک نظر آرہا ہو تو ہمیں بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور کئی مضامین کسی محرک کے نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک بیان نہیں ہوئے ہوتے اس طرح بیان ہو جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔

پس ایک طرف نوجوانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانا اور انہیں تحریک کرنا کہ وہ وہی طریق اختیار کریں۔ جس پر ان کے پہلے بھائی چل چکے ہیں اور دوسری طرف آنے والوں کو توجہ دلانا کہ وہ اپنی

غلطیوں کی اصلاح

کریں اور اپنے کاموں میں مزید تقویت پیدا کریں۔ اپنے اندر جرأت اور بہادری کا مادہ پیدا کریں اور غور اور فکر سے کام لینے کی عادت ڈالیں۔ یہ مقاصد ہیں جن کے ماتحت اس قسم کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ ادھر جو کارکن ان سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے فرائض کی طرف بھی اس موقعہ پر انہیں توجہ دلادی جاتی ہے۔ اور اس طرح کام لینے والوں اور کام کرنے والوں دونوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ اتنی وسعتوں کا حامل ہے۔ اور اتنا پھیلاؤ اپنے اندر رکھتا ہے کہ جب تک ہمارا دماغ اس کام کا ہر وقت جائزہ نہ لیتا رہے۔ نہ وہ پوری طرح ہمارے ذہنوں میں آسکتا ہے۔ اور نہ ہم اس کے لئے تیاری کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ

ہماری جماعت کی بنیاد

ایک مامور کے ہاتھ سے رکھی گئی ہے ہماری جماعت کوئی سوسائٹی نہیں۔ جسے عام سوسائٹیوں کے طریق پر چلایا جائے۔ یہ ایک مذہب ہے اور مذہب بھی ایسا جس کا لوگوں کو سمجھانا بڑا مشکل ہے۔ مذہب کا کسی دوسرے کو سمجھانا یوں بھی بڑا مشکل کام ہوتا ہے مگر دوسرے مذاہب میں اور اسلام اور احمدیت میں ایک فرق ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری مشکلات ان سے بہت زیادہ ہیں۔ دنیا میں

جب پہلا نبی آیا

تو اس کا کام بڑا مشکل تھا۔ کیونکہ لوگوں کے سامنے نبوت کی پہلے کوئی نظیر موجود نہیں تھی۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ الہام کیا ہوتا ہے۔ نبوت کیا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ لوگوں کا اس پر ایمان لانا کیوں ضروری ہوتا ہے مگر جب اس کی بعثت قائم ہوگئی۔ تو اگلے نبی کا کام نسبتاً آسان ہوگیا۔ پھر تیسرا نبی آیا تو اس کا کام اور بھی آسان ہوگیا کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ الہام کیا ہوتا ہے کتاب کیا ہوتی ہے۔ نبوت کیا ہوتی ہے۔ صرف ان کی طرف سے یہ سوال اٹھنے لگتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں کسی نبی کی کیا ضرورت ہے یا ہم میں ایسے کونسے نقائص ہیں جن کی وجہ سے تم ہماری اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ اس طرح سوالات محدود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور مشکلات کم ہوتی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف ہمارے زمانہ میں

یہ ایک نئی مشکل پیدا ہوگئی ہے

کہ پہلے نبی جو آتے رہے۔ وہ تو یہ کہتے تھے کہ پہلی شریعت منسوخ ہوگئی ہے یا ہم نے براہ نبوت حاصل کی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ نہ آپ نے براہ راست نبوت کا مقام حاصل کیا ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور اسلام کے احکام ہمیشہ کے لئے واجب العمل رہیں گے۔ مگر اس کے باوجود لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ یہ چیز ایسی ہے جس کا سمجھنا ان کے لئے بڑا مشکل ہے۔

واقعہ یہ ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دنیا میں مبعوث ہو کر یہ نہیں فرمایا کہ میں قرآن کریم کو بدلنے آیا ہوں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بدلنے آیا ہوں بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ میں تمہیں بدلنے کے لئے آیا ہوں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو سنکر کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب مرزا صاحب کوئی نئی چیز نہیں لائے تو ہم انہیں مانیں کیوں؟ میں نے دیکھا ہے۔ کئی لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب کا کوئی نیا کلمہ ہے۔ میں کہتا ہوں نہیں۔ وہ کہتے ہیں کیا آپ

نئی شریعت لائے ہیں

میں کہتا ہوں نہیں۔ وہ کہتے ہیں کیا آپ اسلام میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے آئے ہیں میں کہتا ہوں نہیں۔ اس پر وہ عجیب قسم کی مسکراہٹ ظاہر کرکے کہتے ہیں کہ پھر ہم آپ پر کیوں ایمان لائیں۔ یہ ایک ایسی مشکل ہے جس کا مقابلہ کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے۔ پس پہلے لوگوں کی مشکلات اور رنگ کی تھیں اور ہماری مشکلات اور رنگ کی ہیں۔ ان کے سامنے اور سوالات تھے اور ہمارے سامنے اور سوالات ہیں۔

پھر بڑی دقت یہ ہے کہ اس وقت

دنیا میں ایسی قومیں غالب ہیں

جن کی اسلام کے ساتھ ایسی شدید دشمنی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہود کو اسلام کا شدید ترین دشمن پاؤگے۔ لیکن اس زمانہ میں اسلام کا شدید ترین دشمن عیسائی ہے۔ اگر یہودی دشمنی کرتا ہے تو وہ بھی عیسائیوں کی مدد سے ہی کرتا ہے۔ جب امریکہ کی مدد اس کے پیچھے ہوتی ہے۔ جب فرانس اور دوسرے ممالک کی توپیں عرب ممالک کا رخ کرلیتی ہیں تو عرب جانتا ہے کہ اب سوائے تو مجھیں نیچی کر لینے کے میرے لئے اور کوئی چارہ نہیں۔ غرض ہمارے لئے

قدم قدم پر مشکلات

ہیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہماری کامیابی کے راستہ میں جو چیز سب سے زیادہ حائل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کوئی نئی چیز نہیں لائے۔ آپ اسلام کو ہی دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہماری طرف سے کوئی نئی چیز پیش کی جاتی۔ تب بھی لوگ مخالفت کرتے کیونکہ لوگوں کو مخالفت کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے جو انہیں مل جاتا ہے

ہمارے ملک میں قصہ مشہور ہے

ایک مالدار شخص تھا اس کی یہ عادت تھی کہ ادھر شادی کرتا اور ادھر چند دنوں کے بعد ہی کوئی بہانہ بنا کر عورت کو طلاق دے دیتا۔ اور اس کے زیورات اور کپڑے وغیرہ

ہمیشہ یاد رکھیئے

۰۔ احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

۰۔ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۰۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خود دکھ لیتا۔ بہانے بنانے تو کوئی مشکل ہی نہیں ہوتے کسی کو کسی بہانہ پر اور کسی کو کسی وجہ سے طلاق دے دیتا۔ اس طرح اس نے یکے بعد دیگرے کئی عورتوں کو طلاق دی۔ آخر ایک ہوشیار لڑکی کی اس سے شادی ہوگئی۔ اس نے کوشش کی کہ کوئی بہانہ ملے تو اسے طلاق دیدوں مگر وہ کوئی موقعہ پیدا نہ ہونے دیتی۔ خود ہی کھانا پکاتی خود ہی کپڑے وغیرہ دھوتی اور خود ہی گھر کے اور تمام کام کرتی۔ جب کئی دن گذر گئے اور طلاق دینے کا اسے کوئی بہانہ نہ مل سکا تو تنگ آ کر ایک دن وہ باورچی خانہ چلا گیا۔ اس کی بیوی روٹیاں پکا رہی تھی۔ اس نے جوتی اپنے ہاتھ میں پکڑ لی اور کہنے لگا کمبخت تو روٹی تو ہاتھ سے پکاتی ہے تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں اور اُسے زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ لڑکی کہنے لگی میں آپ کی لونڈی ہوں آپ جتنا چاہیں مجھے مار لیں مگر اس وقت آپ اپنی طبیعت کو کیوں خراب کرتے ہیں۔

کھانے کا وقت قریب ہے

آپ پہلے کھانا کھا لیں اور جتنا چاہیں مجھے مار لیں۔ میں آخر یہیں ہوں کہیں چلی تو نہیں جاؤں گی۔ اس نے بھی سمجھا بات درست ہے۔ چنانچہ اس نے بیوی کو چھوڑ دیا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو ابھی اس نے ایک دو لقمے ہی موہنہ میں ڈالے تھے کہ بیوی نے اس بڈھے کی ڈاڑھی پکڑ لی اور کہنے لگی کمبخت کھانا تو تو موہنہ سے کھاتا ہے تیری ڈاڑھی کیوں ہلتی ہے۔ پس مخالفت کا بہانہ بنانا کوئی مشکل چیز نہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے تو لوگوں نے اور بہانہ بنا لیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے تو لوگوں نے اور بہانہ لیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا تلوار چلاؤ تو لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ نبی کیسا ہے یہ تو لڑائی کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اسکی طرف پھیر دے اس پر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ

یہ بھی کوئی تعلیم ہے

کیا اس طرح دنیا میں گذارہ ہو سکتا ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے فرمایا کہ موقع و محل کے مطابق کبھی سختی کرو اور کبھی نرمی۔ اس پر لوگوں نے کہا یہ تو دونوں مذہبوں سے گیا یہ نہ موسےٰ کے رستہ پر ہے اور نہ عیسےٰ کے رستہ پر۔ اس کی تعلیم ہم کیوں مانیں۔ غرض لوگ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لینے کے عادی ہوتے ہیں۔ پس اگر ہماری طرف سے کوئی جدید چیز پیش کی جاتی تب بھی لوگوں کی مخالفت ضرور ہوتی مگر آجکل جو اعتراض شدت سے کیا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ جب حضرت مرزا صاحب کوئی نئی چیز نہیں لائے۔ تو ہم آپ پر کیوں ایمان لائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نیا کلمہ بنا لیا ہے یا ان کا نیا قرآن ہے۔ مگر تعلیمیافتہ طبقہ جانتا ہے کہ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ

ہم ختم نبوت کا انکار نہیں کرتے

وہ جانتا ہے کہ ہم مرزا صاحب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم سمجھتے ہیں وہ جانتا ہے کہ تبلیغ اسلام اس وقت صرف ہم لوگ ہی کر رہے ہیں وہ جانتا ہے کہ معترض پاگل ہیں وہ جھوٹ بولتے اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں مگر وہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ جب تم قرآن کو ہی پیش کرتے ہو جب تم حدیثوں کو ہی منواتے ہو جب تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام پر ہی عمل کرواتے ہو تو ہم مرزا صاحب پر کیوں ایمان لائیں اور درحقیقت یہی وہ اعتراض ہے۔ جس کو اس زمانہ میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ مخالف لوگ تو جو کچھ کہتے ہیں وہ محض جھوٹ ہوتا ہے اور تعلیمیافتہ طبقہ اس حقیقت کو خوب سمجھتا ہے۔ مخالف اگر ہمارے خلاف شور مچاتے ہیں تو محض اسلئے کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں ان کا اعزاز بڑھ جاتا ہے اور لوگ ان کی تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں ورنہ جس دن احمدیت کو کامیابی حاصل ہوئی تم دیکھوگے کہ اس دن وہ بھی ادھر آ جائیں گے میں ابھی بچہ تھا کہ

میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا

کہ کبڈی کا میچ ہو رہا ہے۔ جس میں ایک طرف احمدی ہیں اور دوسری طرف غیر احمدی۔ غیر احمدیوں میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی شامل ہیں احمدی جب کبڈی کے لئے جاتے ہیں تو غیر احمدیوں کو ہاتھ لگا کر آ جاتے ہیں اور وہ سب مرتے چلے جاتے ہیں۔ یعنی جس کو ہاتھ لگ جاتا ہے اسے بٹھا دیا جاتا ہے یہاں تک ہوتے ہوتے صرف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پیچھے رہ گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب میں ہی اکیلا رہ گیا ہوں اور میرے سارے ساتھی بیٹھ چکے ہیں تو جس طرح بچے بعض دفعہ دیوار کے ساتھ موہنہ لگا کر آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیتے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی قریب کی ایک دیوار کے ساتھ موہنہ لگا کر ادھر بڑھنا شروع کیا۔ جب وہ لکیر پر پہنچے تو کہنے لگے اب تو سارے ہی ادھر آ گئے ہیں لو میں بھی آ جاتا ہوں اور یہ کہکر وہ بھی ہماری طرف آ گئے۔

اس رویا میں مخالفین کی حالت کا یہی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پہلے وہ مخالفت کرتے ہیں مگر جب دیکھتے ہیں کہ سب لوگ ماننے چلے جا رہے ہیں تو وہ بھی آ کر شامل ہو جاتے ہیں۔

بہر حال وہ دقت جو اس وقت ہمیں پیش آ رہی ہے پہلے زمانہ میں مسیحیوں کو بھی پیش آئی تھی۔ حضرت مسیحؑ آئے اور انہوں نے کہا یہ مت سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کے صحیفوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ اس پر

یہودی مفکرین نے یہ سوال اٹھایا

کہ اگر آپ انہی چیزوں کو قائم کرنے کے لئے آئے ہیں جو ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ تو پھر ہم آپ پر کیوں ایمان لائیں۔ جیسے اس زمانہ میں کہا جاتا ہے کہ جب مرزا صاحب انہیں چیزوں کو قائم کرنے کے لئے آئے ہیں جو اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ تو ہم آپ کو کیوں مانیں؟۔ اگر کہو کہ بعض عقائد میں تبدیلی پیدا ہو چکی تھی جن کی اصلاح ضروری تھی تو اس غرض کے لئے ہمارے مولوی کافی تھے مرزا صاحب پر ایمان لانا کہاں سے نکل آیا۔ یہی سوالات مسیحیوں کے سامنے آئے اب بجائے اس کے کہ وہ اس لڑائی کو صبر اور استقلال اور دعاؤں سے فتح کرتے کچھ مدت کے بعد کمزور عیسائیوں نے گھبرا کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسیحؑ خدا کا بیٹا تھا وہ دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ شریعت لعنت ہے جب اس طرح ایک نئی چیز لوگوں کے سامنے پیش کی گئی تو لوگوں نے عیسائیت میں داخل ہونا شروع کر دیا۔

یہی خطرہ ہمارے سامنے ہے

ہماری کامیابی میں بھی سب سے بڑی مشکل لوگوں کا یہی سوال ہے کہ حضرت مرزا صاحب کیا لائے؟ اگر تو ہم نے استقلال سے کام لیا تو آہستہ آہستہ ہم اس لڑائی کو انشاء اللہ فتح کر لیں گے لیکن اگر ہم نے بھی گھبرا کر کوئی غلط قدم اٹھا لیا تو لوگ بے شک ہمارے اندر شامل ہو جائیں گے۔ مگر ہم ایک نئی عیسائیت کی بنیاد رکھنے والے بن جائیں گے۔ پس یہ بھی ایک بڑی کٹھن منزل ہے۔ جس کو ہم نے صبر اور استقلال اور دعاؤں سے طے کرنا ہے اور یہ مشکل ایسی ہی ہے جیسے سانپ کے موہنہ میں چھپکلی۔ اُگل دے تو کوڑھی ہو جائے۔ اور نگلے تو مر جائے۔ اگر ہم ان مشکلات کو قائم رہنے دیتے ہیں تو کامیابی کا حصول مشکل نظر آتا ہے۔ اور اگر ہم اپنا پینترا بدل لیتے ہیں تو آپ بھی بے دین ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بے دین کرتے ہیں۔ پس ہمیں بہت زیادہ غور و فکر اور ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم

اسلام کو ایسے رنگ میں قائم کریں

کہ نہ اسلام بدلے نہ اس کی تعلیموں میں کوئی تغیر ہو اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور آپ کے درجہ میں کوئی فرق آئے۔ یہ ایک بہت ہی مشکل کام ہے جس کے لئے ہمیں پہلوں سے بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے وہ قومیں جن کو جلد ترقی اور حکومت مل جاتی ہے وہ پھر بھی حکومت کے سہارے ان مشکلات کا ایک حد تک مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن ہماری ترقی بتدریج اور آہستگی کے ساتھ مقدر ہے پس جب ہماری فتح نے دیر سے آنا ہے اور آہستہ آہستہ آنا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کی درستی کریں اور انہیں پہلوں سے زیادہ ہوشیار اور پہلوں سے زیادہ کارآمد وجود بنائیں۔ جب فتح جلدی آ جائے تو انسان خیال کر سکتا ہے کہ اگلی نسل کی حکومت کے ماتحت خود بخود نگرانی ہوتی رہے گی۔ لیکن جب فتح آہستہ آہستہ آنے والی ہو اور انسان جانتا ہو کہ میں مر گیا تو میری آئندہ نسل بھی اسی طرح مخالفین کے نرغہ میں گھری ہوئی ہوگی جس طرح میں گھرا ہوا ہوں تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ آئندہ نسل کی درستی کا خاص طور پر فکر کرے اور چونکہ ہمارے سامنے یہی خطرہ ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کے معیار اخلاق اور ان کے معیار دین اور ان کے معیار تقویٰ کو زیادہ سے زیادہ بلند ترین انسان کے اندر پہلوں سے زیادہ احساس قربانی پیدا کریں۔ تاکہ اسلام دشمن پر غالب آئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے

۱۹۶۳ء کیلئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان

یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء تک ایک سال کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ مجالس انصار اللہ مطلع رہیں۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اراکین خصوصی

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
۲۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۳۔ 〃 صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
۴۔ 〃 سید ولی اللہ شاہ صاحب

دیگر اراکین

نام	عہدہ
۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	نائب صدر
۲۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے	قائد عمومی
۳۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس	قائد تعلیم
۴۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	قائد ایثار
۵۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	قائد ذہانت و صحت جسمانی
۶۔ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر	قائد اصلاح و ارشاد
۷۔ چوہدری ظہور احمد صاحب	قائد مال
۸۔ مکرم حبیب اللہ خاں صاحب	قائد تجنید
۹۔ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی	قائد اشاعت
۱۰۔ مولانا ابوالعطاء صاحب	قائد تربیت
۱۱۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب	آڈیٹر

مخالفین احمدیت کے سامنے حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کا اعلانِ حق

"میں خوب جانتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے ایک بہت مقبول بندے ہیں"
(حضرت خواجہ صاحبؒ)

از مکرم عبدالمنان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے ایک کتاب "شہادات فریدی" کے نام سے شائع کی تھی۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین آف چاچڑاں شریف کے مابین سلسلۂ مراسلت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خواجہ غلام فرید صاحبؒ کی تصدیقات درج کی گئی ہیں۔ جانبین کے مکتوبات اور خواجہ صاحب کی تصدیقات ہم نے کتاب "اشارات فریدی" سے ماخوذ کی ہیں۔ اشارات فریدی میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کی تصحیح و اصلاح کے بعد ان کے فرزند ارجمند خواجہ محمد بخش صاحب سجادہ نشین نے اس پر بہترین تقریظ لکھ کر اپنے دستخطوں کے ساتھ شائع کی تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے "شہادات فریدی" کا بہت اچھا اثر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

اسی تعلق میں اس دفعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے ایام میں خاکسار کو مکرم شاہ محمد صاحب خوشنویس کے ذریعہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں ایک مکتوب دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مکرم خلیفہ محمد صادق علی صاحب سجادہ نشین رانی پور شریف خیر پور سندھ نے ارسال کیا تھا۔ خلیفہ محمد صادق صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خواجہ غلام فرید صاحب کی تصدیق سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی تھی۔ خلیفہ محمد صادق صاحب موصوف کے اس خط سے اشارات فریدی حصہ سوم مقبوس بست و دوسوم بروز جمعۃ المبارک ۴ ذوالحجہ ۱۳۱۴ھ کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فتوے کفر حاصل کرنے کے لئے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں

اسی غرض کے لئے چاچڑاں شریف پہونچنے کا تذکرہ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ صفحہ ۱۳۸-۱۳۹ جلد ۸ نمبر ۵ میں کیا ہے۔ مگر حضرت خواجہ صاحب نے نہ صرف ان مولویوں کے تیار کردہ فتوے کفر پر دستخط نہ کئے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی پُرزور تصدیق کی۔ اور آپ پر کفر کا فتوے لگانے والوں کو گنہگار قرار دیا۔ اور ان کو ایسا دوٹوک جواب دیا کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ اور خائب و خاسر ہو کر واپس لوٹے۔ مکرم خلیفہ محمد صادق علی صاحب کا مکتوب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں ارسال کیا گیا تھا جس میں فتوے کفر کی خاطر حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں مولویوں کے حاضر ہونے کی عینی شہادت ہے) افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل و جان نثار کر رہا ہوں۔ مجھ تو ہی روشن ضمیر خدا کا رسول ہے۔ دلوں کی پاکی پلیدگی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے۔ میری غرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سن۔ میں ایک ولی کا جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہیئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے نور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا

اُس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے۔ کا مرید ہوا تھا اور عین اسی وقت جبکہ میں ان سے بیعت کر رہا تھا علمائے پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے آں حضرت سے اٹھ کر ان سے مصافحہ کیا۔ (میں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔)

مولوی صاحبان سے انھوں نے حال پوچھا، انھوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے لکھ دیئے ہیں آپ بھی دل کفر کا فتوے لکھدیں انھوں نے فرمایا! بزرگوں نے تو لکھ دیا ہے میں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و افعال مجھ میں ہیں میں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں اس حالت کے انداز میں کہو تو لکھ دوں آپ نے کہا لاؤ قلم دوات! مولویوں نے کہا تبلائیے تو کیا لکھوگے؟ فرمایا کہ:-

"ایسے عالموں نے جو ان پر کفر کا فتویٰ دے کر اپنے آپ کو گنہگار کیا ہے پہلے کس کو مانا ہے جواب ان کو مانیں گے! میں خوب جانتا ہوں کہ وہ (حضرت مسیح موعودؑ) ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے"۔

میرا آپ پر ایمان لانا ان کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمرہ ہے ورنہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں اب تک میں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا۔

اس کے عشق نے تیرا عشق دے دیا۔
اور اب وہی عشق و محبت تیری ذات پاک سے ہے
خاک رخلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین مختار عام
حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی
آفندی مجیدی رانی پور شریف
ریاست خیر پور سندھ -

(منقول از اخبار بدر قادیان ۱۹۰۷ء جلد ۶ ۱۰ر اکتوبر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کی تصدیقات کا انکشاف نئے سے نئے رنگ میں ہوتا رہتا ہے۔ مگر اس سلسلہ میں ابھی مزید ریسرچ کی ضرورت ہے

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی۔ ملتان)

شادی کی تقریب

مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار مکرم چوہدری مظفر علی صاحب سیکشن آفیسر حکومت مغربی پاکستان کی صاحبزادی عزیزہ طاہرہ مظفر سلمہا کی تقریب شادی عمل میں آئی اسی روز ان کا نکاح چوہدری مطیع اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب ساکن ناروال ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مربی لاہور نے بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حکومت مغربی پاکستان کے بہت سے معزز افسران اور دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا مکرم مولوی عبدالقادر صاحب نے کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ربوہ)

درخواست دعا

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء گوجرانوالہ سے ربوہ آتے ہوئے بس کا جو حادثہ پیش آیا تھا اس میں مکرم غلام نبی صاحب ڈسکہ کے عزیز بھی زخمی ہوئے تھے جو تا حال صحت یاب نہیں ہوئے اور زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم ملک صاحب نے صدقہ جاریہ کے طور پر ایک صاحب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

ہر چندہ کی کوئی نہ کوئی خصوصیت ہوتی ہے چندہ جلسہ سالانہ کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ چندہ ایک ایسے جلسہ کے انعقاد پر خرچ ہوتا ہے جس کی غرض محض اور محض رضائے الٰہی کا حصول اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور جس کے ذریعہ احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے بیک وقت اپنے ایمان تازہ کرتے ہیں اور سال بھر کیلئے اپنے دلوں میں خدمت اسلام کی خاطر بے پناہ جوش اور ولولہ بھر لے جاتے ہیں پھر یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک یہ چندہ اتنا اہم ہے کہ حضور نے ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت میں یہاں تک فرمایا تھا کہ-

"جو شخص پندرہ فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستے میں روک نہیں بن سکتے پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) ضرور دیں۔"

گذشتہ کئی سالوں سے ہر چند جماعتوں پر اس چندہ کی ضرورت اور اہمیت بار بار واضح کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس چندہ کی وصولی میں غیر معمولی اضافہ بھی ہوا ہے لیکن پھر اس چندہ کی رقم جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے کفایت نہیں کرتی کیونکہ ابھی تک بعض جماعتیں ایسی ہیں جو اس ضروری اور لازمی چندہ میں حصہ نہیں لیتیں یا بہت کم حصہ لیتی ہیں حالانکہ جماعتوں کی غالب اکثریت اب اس چندہ میں خاطر خواہ حصہ لے رہی ہے بہت سی جماعتیں تو جلسہ سالانہ سے پہلے ہی اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کر دیتی ہیں یا اس کا بڑا حصہ ادا کر دیتی ہیں ایسی جماعتوں کی فہرستیں لگاتار شائع کی جاتی ہیں تا بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور سب جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ راپریل ۱۹۶۲ء تک دوسرے چندوں کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی اپنا اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔

آخری فہرست شائع ہونے کے بعد جن جماعتوں نے پچاس فیصدی سے زیادہ چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے ان کی فہرست نیچے درج ہے جو جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں انہیں ان فہرستوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے آخر کیا وجہ ہے کہ سب سینکڑوں جماعتیں نہایت انشراح اور بشاشت قلبی سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر سکتی ہیں تو بعض جماعتوں کے افراد کیوں اس لازمی چندہ میں حصہ نہیں لے سکتے ان جماعتوں کے عہدہ داروں کو پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے کہ کہیں ان کی اپنی غلط فہمی یا غفلت کی وجہ سے ان کے احباب اس ثواب سے محروم تو نہیں رہ جاتے۔ والسلام

سو فیصدی وصولی

ضلع سرگودھا:- چک ۴۲ ایم بی۔ ضلع لاہور:- ڈھیکے نبویں۔

ضلع لائل پور:- ۱- چک ۲۸۳/ج ب غوث پور ۲- چک ۶۰/ر ب کھیم سنگھ والا ۳- چک ۶۴۹/گ ب کوٹ غلام محمد ۴- چک ۱۳۲/جوگندر سنگھ والی۔ (۵) چک ۱۳۷/گ ب۔

ضلع شیخوپورہ:- (۱) کوٹ رحمت خاں (۲) کوجر۔

" جہلم:- خان پور

" گوجرانوالہ:- (۱) پنڈی بھٹیاں (۲) بقاپور (۳) اکال گڑھ (۴) کرمولہ درکال۔

ضلع سیالکوٹ:- (۱) ملیانوالہ (۲) مہدی پور کتھو والی (۳) ڈیریانوالہ (۴) داعیوالہ سیداں (۵) سکھرایاں

ضلع گجرات:- (۱) کڑیانوالہ (۲) کیانہ (۳) چک ۳۶ احمد آباد

آزاد کشمیر:- (۱) بھابڑہ (۲) چنارڈی۔

ضلع اٹک:- کوٹ فتح خاں۔

ضلع ملتان:- (۱) ملتان چھاؤنی (۲) چک ۱۰/۱۰۰ آر (۳) چاہ کرم دین

ضلع منٹگمری:- دیپال پور

ضلع بہاولنگر:- (۱) بہاولنگر (۲) چک ۱۳۲/۲۷ ایچ آر۔ مروٹ

ضلع بہاولپور:- چک ۲۳ ڈی۔ این۔ بی۔

حیدرآباد ڈویژن:- (۱) گوٹھ غلام رسول۔ (۲) ٹنڈو غلام علی

مشرقی پاکستان:- کھلنا۔

ب۔ نوے فیصدی سے زائد وصولی۔

ضلع جھنگ:- چک ۵/۳ ایل ضلع سرگودھا:- شاہپور صدر

ضلع لائل پور:- (۱) گوجرہ (۲) چک ۳۶۹/ج ب جودھا نگری (۳) منڈی روڈالہ روڈ

ضلع شیخوپورہ:- (۱) چک ۷/۶ نواں کوٹ (۲) برڑے۔

ضلع گوجرانوالہ:- (۱) گھٹ ادینے (۲) دولووالی ضلع سیالکوٹ:- (۱) لیئے گکھانوالی (۲) گھنوکے ججہ (۳) نوادے (۴) تلونڈی کھجوراں۔ ضلع منٹگمری:- ایل پلاٹ۔ ضلع بہاولنگر:- (۱) چک ۱۶۹ مراد (۲) چک ۱۶۰/۷ آر۔ ضلع رحیم یار خان:- چک ۱۲۳/پی فیروزہ خیرپور ڈویژن:- لاڑکانہ

ج۔ اسی فیصدی سے زائد وصولی

ضلع جھنگ:- دارالنصر شرقی ربوہ (۲) چک ۹۴ ضلع لاہور:- دہلی دروازہ۔ (۲) پرانی انارکلی

ضلع لائل پور:- چک ۸۹/ج ب رتن (۲) چک ۲۶/ج ب کلاں (۳) چک ۱۶۴/ج ب سوڈھی (۴) چک ۴۴/۶ گ ب (۵) چک ۵۵۹/گ ب احمد آباد (۶) چک ۴۰ گ ب (۷) ماموں کانجن۔ ضلع گجرات:- ڈنگہ

ضلع سیالکوٹ:- بھڑتانوالہ (۲) درگانوالی (۳) بھاڈیوالہ (۴) داتہ زید کا (۵) شہزادہ (۶) غوطہ فتح گڑھ (۷) گدیال کوٹ پڑا۔ ضلع پشاور:- پبی۔ ضلع منٹگمری چک ۳۶۳/ای۔بی۔

خیرپور ڈویژن:- (۱) سکھر (۲) گوٹھ امام بخش (۳) انورآباد۔

د۔ ستر فیصدی سے زائد وصولی

ضلع جھنگ:- دارالرحمت فیکٹری ایریا۔ ضلع سرگودھا:- چک ۳۸/ج (۲) چک ۴۶/ش (۳) چک ۹۹/ش ضلع لائل پور:- چک ۸۰/ج ب سٹھیالہ (۲) چک ۸۴/گ ب (۳) کمالیہ (۴) چک ۳۳۲/ج ب دھنی دیو۔ (۵) چک ۲۹۶/ج ب جیجا پور (۶) چک ۶۱/ر ب بیدیانوالہ ضلع لاہور:- ماڈل ٹاؤن (۲) قصور (۳) ہانڈوگوجر ضلع شیخوپورہ:- سانگلہ ہل (۲) جھنڈیوال (۳) باڑیانوالہ ضلع گجرات:- سوک کلاں۔ (۲) مرالہ ضلع سیالکوٹ:- قلعہ صوبہ سنگھ (۲) بھگو بھٹی (۳) ظفروال (۴) بدوملہی (۵) عزیزپور ڈوگراں۔ ضلع جہلم:- کھیوڑہ۔ آزاد کشمیر:- کوٹلی۔ ضلع ہزارہ:- مانسہرہ (۲) بالاکوٹ ضلع پشاور:- اسماعیل کوٹ، ضلع ملتان:- دنیا پور۔ ضلع منٹگمری:- اوکاڑہ ضلع بہاولپور:- اوچ شریف۔ خیرپور ڈویژن:- اقبال پور (۲) چک ۲۱ ددھ۔ حیدرآباد ڈویژن:- جوہی مشرقی پاکستان:- ڈھانڈہ۔

ہ۔ ساٹھ فیصدی سے زائد وصولی

ضلع جھنگ (لگھیانہ) جھنگ صدر۔ ضلع سرگودھا:- گھوگھیاٹ (۲) چک ۲/۳ (۳) چک ۱۵۲/ش ضلع لائل پور:- چک ۷۲/ج ب گولالی پور (۲) چک ۹۶ گ ب مرزیکے (۳) چک ۵۶-۵۵/گ ب ضلع لاہور:- مزنگ۔ ضلع سیالکوٹ:- جنڈ وساہی (۲) کملاسوالہ ضلع شیخوپورہ:- چک ۱۸ ہوڑ و (۲) کوٹ دیال داس (۳) چک ۵۴ مرڑ (۴) کلسیاں (۵) چک ۲۹۲/ر ب رام پور ذخیرہ۔ ضلع گوجرانوالہ:- پنج ہتھ (۲) پریم کوٹ (۳) دردیشکے (۴) چک پٹھان (۵) قلعہ سنگھیاں ضلع گجرات:- کنجاہ (۲) ککرالی۔ ضلع ملتان:- شیخ پور کہنہ چاہ گینے والا۔ (۲) چک ۳۹۰ ڈبلیو۔بی ضلع منٹگمری:- چک ۵۵/۲ ایل محمود پور (۲) ریناله اسٹیٹ۔ خیرپور ڈویژن:- گوٹھ نتھے خان (۲) حسن باڑہ حیدرآباد ڈویژن:- احمد آباد اسٹیٹ۔ بلوچستان:- فورٹ سنڈیمن۔ مشرقی پاکستان:- پیر پاٹیک شاہ۔

و۔ پچاس فیصدی سے زائد وصولی۔

ضلع جھنگ:- دارالرحمت شرقی ربوہ (۲) دارالیمن ربوہ۔ ضلع میانوالی:- بھکر

ضلع سرگودھا:- سرگودھا شہر (۲) کوٹ مومن (۳) چک ۹ پنیار (۴) چک ۳۷/ج (۵) چک ۱۶۷ منگلا

ضلع لائل پور:- چک ۱۲۱/ج ب گوکھووال (۲) چک ۷۵/۲ ر ب کرتارپور (۳) چک ۳۱۲/ج ب کنجوانی (۴) چک ۵۸/۳ ٹکڑہ۔ (۵) چک ۲۹۷/ج ب (۶) چک ۵۶۵/گ ب (۷) چک ۱۲ ٹرڑکا۔

ضلع لاہور:- سول لائن (۲) نیلا گنبد (۳) کھیرپڑ۔ ضلع گجرات:- فتح پور۔ ضلع شیخوپورہ:- کرتو پنڈوری (۲) چک ۱۱/۷ اچھو (۳) چک ۵ رتی (۴) چک ۱۶۹ اگرمولا (۵) گھسی۔ ضلع سیالکوٹ:- سمبڑیال (۲) ڈسکہ (۳) ربیوکے (۴) بھوپال والہ (۵) بہلول پور (۶) ناروال (۷) کوٹ کرم بخش

ضلع جہلم:- دوالمیال (۲) چکوال۔ ضلع اٹک:- پنڈ دری محمودہ

ضلع ملتان:- لودھراں (۲) چک ۱۴۵/۱۰ آر (۳) علی پور (۴) چک ۹۱/۱۰ آر محمود آباد

ضلع منٹگمری:- چک ۳۰/۱۱ ایل (۲) چک ۹۶/۱۲ ایل۔

ضلع بہاولنگر:- چک ۱۶۸ مراد۔

ضلع رحیم یار خان:- بستی جھول (۲) چک ۳۲/این پی سنجر پور۔ (۳) چک ۱۴۲/پی گاگڑی

حیدرآباد ڈویژن:- رادھن (۲) بشیر آباد اسٹیٹ (۳) کوٹ احمدیاں۔

مشرقی پاکستان:- سلطان پور۔

(ناظر بیت المال)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۸ جنوری وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ کمیونسٹ چین نے پاکستان کو ہر قسم کی اقتصادی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے اس سلسلہ میں فنی تعاون اور چھوٹی و درمیانہ صنعتوں کے لئے طویل مدت کے قرضہ کی پیشکش کی گئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور چین میں حال ہی میں جس تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں ایک سال گذر جانے کے بعد اس کی خود بخود تجدید ہو جائے گی۔

• نئی دہلی ۸ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لکھنؤ میں کہا کہ راولپنڈی میں پاکستان اور بھارت کی حالیہ بات چیت میں پاکستانی رہنماؤں نے بھارتی وفد کو بتایا تھا کہ چین اور پاکستان کا سرحدی معاہدہ محض ایک اتفاق تھا۔

یوپی کانگرس کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارتی مشن کا دورہ پاکستان اس اعتبار سے کامیاب رہا ہے کہ کسی حد تک رویہ کی وہ سختی کم ہو گئی ہے جو اس سے پہلے پائی جاتی تھی انہوں نے کہا کہ دس دن بعد دونوں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان دہلی میں ملاقات ہوگی جس سے معلوم ہوگا کہ ہوا کدھر کو چل رہی ہے۔

• اقوام متحدہ ۸ جنوری۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ ہنگری کے لئے اقوام متحدہ کی براہ راست نشریات بند کر دی جائیں امریکی ذرائع نے کہا ہے کہ امریکہ اس امر کو انتہائی اہم سمجھتا ہے کہ ہنگری کے عوام کو اقوام متحدہ کے واقعات سے متعلق براہ راست معلومات مہیا کی جاتی رہیں۔ (رائٹر)

• برلن ۷ جنوری۔ مغربی جرمنی کی خبر رساں ایجنسی ڈی۔ پی۔ اے کی اطلاع کے مطابق مغربی برلن کے میئر برانٹ نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کو مغربی برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ (اے۔ ایف۔ پی)

• راولپنڈی ۸ جنوری۔ توقع ہے کہ پاکستان اور چین میں عنقریب فنی تعاون کے ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے پاکستان اور چین میں دوستی اور اقتصادی رشتے بڑی تیزی سے مضبوط ہو رہے ہیں گذشتہ دس روز کے دوران ان دونوں ملکوں میں دو اہم سمجھوتے ہوئے ہیں جن میں سے ایک سرحدی سمجھوتہ ہے اور دوسرا تجارتی۔

• حیدرآباد ۸ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن ۱۱ جنوری کو یہاں پہنچیں گے آپ ۱۲ جنوری کو ۳ بجے سہ پہر محکموں کے علاقائی اور ڈویژنل سربراہوں اور ضلعی افسروں سے خطاب کریں گے۔

• لاہور ۸ جنوری مغربی پاکستان کے بجلی کے ترقیاتی ادارہ واپڈا نے گذشتہ اڑھائی سال میں ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کے ٹرانسفارمر پاکستانی صنعت کاروں سے خریدے ہیں اس کا انکشاف ادارہ کے رکن برائے مالیات مسٹر این ایچ جعفری نے ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام دیکھی نیوز ریل میں ایک انٹرویو کے دوران میں کیا اس انٹرویو میں مسٹر جعفری نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ واپڈا پاکستان میں تیار ہونے والے بجلی کے سامان کی سرپرستی نہیں کرتا۔

آپ نے بتایا کہ ڈھائی سال میں پاکستانی ٹرانسفارمر ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کے خریدے گئے غیر ملکی ٹرانسفارمروں کی درآمد پر صرف چوبیس لاکھ روپے کی رقم خرچ کی گئی!

• سنگاپور ۸ جنوری۔ ریڈیو جکارتہ کی اطلاع کے مطابق پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ انڈونیشی چیف آف سٹاف میجر جنرل احمد جانی کے مہمان کی حیثیت سے انڈونیشیا کے دس روزہ دورہ پر کل جکارتہ پہنچ گئے ہوائی اڈہ پر جنرل جانی اور دوسرے فوجی حکام نے جنرل موسیٰ کا استقبال کیا۔ ریڈیو نے بتایا کہ انڈونیشیا میں اپنے قیام کے دوران میں جنرل موسیٰ مختلف فوجی اڈوں کا معائنہ کریں گے آپ مغربی نیوگنی میں اقوام متحدہ کی پاکستانی فوج کے معائنے کے لئے ۱۵ جنوری کو ہالینڈیا جائیں گے۔

• راولپنڈی ۸ جنوری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کے نائب صدر ڈبلیو اے بی آئیلف نے اپنا دورہ پاکستان ملتوی کر دیا ہے اب وہ آئندہ ماہ کسی وقت یہاں آئیں گے۔

دریں اثناء وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب جو ۱۵ جنوری کو واشنگٹن میں ہوں گے عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک سے ملاقات کریں گے مسٹر آئیلف طاس سندھ کے تعمیراتی امور اور دوسرے اقتصادی امور پر حکومت پاکستان سے بات چیت کرنے کے لئے اس ہفتہ یہاں پہنچنے والے تھے۔

• نئی دہلی ۸ جنوری۔ بھارت میں آج کل سردی کی شدید لہر آئی ہوئی ہے دہلی میں درجہ حرارت ۲ ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔

• نئی دہلی ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت نے جنرل جے این چودھری کو مستقل چیف آف سٹاف بنانے کا فیصلہ کیا ہے جنرل چودھری آج کل قائم مقام چیف آف سٹاف کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ سابق چیف آف سٹاف جنرل پی این تھاپر کو جنہوں نے بوم دیلا ہاتھ سے نکل جانے کے فوراً بعد فوج سے ریٹائر ہونے کی درخواست کی تھی مطلع کیا گیا ہے کہ ان کی درخواست منظور کر لی گئی ہے جنرل تھاپر اپنی ریٹائرمنٹ سے کچھ عرصہ پہلے رخصت پر رہیں گے۔

پتہ مطلوب ہے

میرے ایک دوست جمعہ خان احمدی ساکن بلب گڑھ تحصیل پلول ضلع گوڑگانوں کے رہنے والے تھے وہ کچھ عرصہ تک دہلی اور بلب گڑھ کے درمیان موٹر ڈرائیوری کا بھی کرتے رہے تقسیم کے بعد ان سے میری ملاقات ایبے سینیا ٹاؤن کراچی کے کوارٹروں کے قریب ہوئی تھی اس وقت وہ آنکھ کی بینائی سے کمزور بھی ہو چکے تھے مگر پھر بھی ہاتھ ٹھیلہ پر منیاری کا سامان وغیرہ فروخت کیا کرتے تھے مجھ ناچیز کو ان سے ملنے کی خواہش ہے میرے قدیم دوستوں میں سے تھے اور اکثر تبادلۂ خیال مجھ سے کیا کرتے تھے اور مجھے روحانی فیض پہنچاتے تھے ان کا پتہ کسی احمدی بھائی کو معلوم ہو تو مجھے لکھیں میرا پتہ یہ ہے۔

(صابر حسین عرف صوفی۔ معرفت بدرالدین ٹریڈرز مرچنٹ فاطمہ کالونی متصل فاروقی مسجد کراچی)

سیاسی جماعتوں کے قانون مجریہ ۱۹۶۲ء میں ترمیم

زیر تشکیل اور غیر منظم سیاسی محاذ بھی سیاسی جماعتیں قرار دے دیئے گئے

راولپنڈی ۸ رجنوری۔ صدر نے سیاسی پارٹیوں کے قانون مجریہ ۱۹۶۲ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ ترمیم کر کے افراد کے ایسے غیر منظم یا زیر تشکیل گروپ یا گروہ کو بھی سیاسی جماعت کی تعریف میں شامل کر دیا ہے جو کسی سیاسی نظریہ کا پراپیگنڈہ کر رہے ہوں اور یا کسی دوسری سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہوں،

اس ترمیم کے تحت اگر کوئی ایبڈو زدہ فرد سیاسی سرگرمیوں یا سیاسی پارٹی سے تعلق رکھے گا یا کسی دوسرے ایبڈو زدہ شخص سے مل کر سیاسی سرگرمیاں جاری رکھے گا تو اسے دو سال تک سزائے قید دی جا سکے گی۔ اگر حکومت کے خیال میں ایبڈو کے تحت نا اہل قرار دیا گیا کوئی شخص سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہا ہو اور یا اس کے حصہ لینے کا امکان ہو تو حکومت تحریری طور پر ایسے شخص کو ہدایات جاری کر سکے گی کہ وہ چھ ماہ تک کسی جلسہ یا پریس کانفرنس سے خطاب کرے اور اخبارات کو سیاسی نوعیت کا کوئی بیان بھی جاری نہ کرے خلاف ورزی کرنے والے کو دو سال تک سزائے قید دی جا سکے گی۔

صدر ایوب نے آج جو آرڈیننس جاری کیا ہے اس کے ذریعہ سیاسی جماعتوں کے قانون مجریہ ۱۹۶۲ء میں چار ترامیم کی گئی ہیں سیاسی جماعتوں کے قانون کے تحت کسی سیاسی جماعت کی تعریف یہ ہو گی۔ سیاسی جماعت میں افراد کا ایک گروپ یا غیر منظم گروہ بھی شامل ہے جو کسی سیاسی نظریہ کا پراپیگنڈہ کر رہا ہو اور یا کسی اور سیاسی سرگرمی میں مصروف ہو" قبل ازیں سیاسی جماعت کی تعریف یہ تھی" سیاسی جماعت افراد کا ایک ایسا ادارہ یا انجمن ہے جس کا منظم ڈھانچہ ہو یا جو چندہ جمع کرتی ہو اور جو املاک کی مالک ہو اور جس کا مقصد کسی سیاسی نظریہ کا پراپیگنڈہ کرنا اور یا کسی اور سیاسی سرگرمی میں مصروف ہو"۔ دوسری ترمیم میں کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جو ایبڈو کے تحت نا اہل قرار دیا جا چکا ہو کسی سیاسی پارٹی کا رکن یا عہدہ دار نہیں بن سکتا اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھ سکتا ہے قبل ازیں دفعہ ۵ میں کہا گیا تھا کہ کوئی ایبڈو زدہ شخص کسی سیاسی جماعت کا رکن یا عہدہ دار نہیں بن سکتا

تیسری ترمیم کے تحت اگر کوئی نا اہل قرار دیا گیا شخص کسی سیاسی سرگرمی یا سیاسی جماعت میں حصہ لے گا یا اس سے تعلق رکھے گا اور ایبڈو زدہ شخص سے سیاسی تعلق رکھے گا تو اسے دو سال تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی، ترمیم سے قبل یہ سزا صرف کسی جماعت کا رکن یا عہدہ دار بننے پر ہی دی جا سکتی تھی چوتھی ترمیم کے ذریعہ اگر مرکزی حکومت کے خیال میں کوئی ایبڈو زدہ فرد کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہو یا اس امر کا امکان ہو کہ وہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے گا تو حکومت تحریری حکمنامہ کے ذریعے ایسے فرد کو ہدایت جاری کر سکتی ہے کہ وہ کسی جلسہ یا پریس کانفرنس سے خطاب نہ کرے اور اخبارات کو سیاسی نوعیت کا کوئی بیان بھی جاری نہ کرے یہ حکم زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک کیلئے ہوگا اس مدت کے ختم ہونے سے پہلے مرکزی حکومت اس کا دوبارہ جائزہ لے گی اور اگر ضروری خیال کرے گی تو اس میں مزید چھ ماہ کے لئے توسیع کر سکے گی۔ اس حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں دو سال تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

"سفینہ حجاج" ۱۸ فروری کو روانہ ہوگا

ملتان ۸ رجنوری۔ عازمین حج کو ارض حجاز لے جانے والا پہلا جہاز "سفینہ حجاج" ۱۸ فروری کو کراچی سے روانہ ہو گا اس جہاز میں ایک ہزار سے زیادہ عازمین حج جدہ روانہ ہوں گے معلوم ہوا ہے کہ "سفینہ حجاج" میں اوّل درجہ کے مسافروں کے لئے ۹۰۳ نشستیں مہیا کی گئی ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق حج آفس نے دونوں صوبائی حکومتوں کے ہوم سیکرٹریوں کو اطلاع دی ہے کہ ملک کے دونوں حصوں کے تیرہ تیرہ سو عازمین کو ماہ رمضان کے دوران ارض مقدس پہنچانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے خاکسار کے لڑکے عزیزم عبدالحکیم خان فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت حلقہ پیر محل کا نکاح ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ محمودہ طاہرہ بنت مکرم ماسٹر چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ساکن چک ۲ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب پڑھا اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب کرام بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین اور اسلام واحمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خاکسار عبدالرحیم خان کاٹھ گڑھی۔ ربوہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت

آپ کو یہ دعوت صدر جنرل اسمبلی کی حیثیت سے دی گئی ہے

کراچی ـــ یہاں با اختیار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس امر کا امکان ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب اعلیٰ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان حکومت روس کی دعوت پر روس کا دورہ کرنے کی غرض سے عنقریب ماسکو تشریف لے جائیں۔ آپ کو یہ دعوت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے دی گئی ہے۔ محترم چوہدری صاحب کو اس دعوت کی اطلاع آپ کے قیام پاکستان کے دوران محکمہ خارجہ اور سفارت خانہ روس کے ذرائع سے ملی۔ گو ابتداً دعوت نامہ آپ کو روسی وفد کی معرفت اقوام متحدہ میں ہی موصول ہو گیا تھا۔

اگرچہ محترم چوہدری صاحب نے اپنے دورۂ روس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ آپ نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ خیال ہے کہ آپ جب اس سال مختلف ممالک کے دورے پر روانہ ہوں گے تو اس وقت روس بھی تشریف لے جائیں گے۔

توقع ہے کہ آپ دعوت نامے کا رسمی جواب نیویارک سے ارسال فرمائیں گے جہاں ۱۱ر جنوری کو واپس پہنچ رہے ہیں۔ پاکستان سے نیویارک واپس جاتے ہوئے آپ شمالی افریقہ کے ممالک کا بھی دورہ کریں گے۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۷ جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ اوّل)

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد صاحب ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر خیرپور کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرماوے۔ آمین۔

(شیخ نورالحق ربوہ)

چین عالمی امن کا علمبردار ہے

لاہور میں چینی وفد کے قائد کا بیان

لاہور ۸ رجنوری۔ عوامی جمہوریہ چین عالمی امن کا علمبردار ہے اور مساوات اور باہمی ضرورت کی بنیاد پر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لئے وہ مختلف ملکوں سے تجارتی تعلقات بڑھانا چاہتا ہے اس خیال کا اظہار یہاں ہوائی اڈہ پر چینی تجارتی وفد کے قائد مسٹر لِن ہی مِنگ نے کیا۔ چین کا تجارتی وفد کل دوپہر راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچا۔ جہاں وفد کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے چینی وفد کے قائد مسٹر لِن ہی مِنگ نے بتایا کہ تجارتی وفد نے اپنے قیام پاکستان کے دوران حکومت پاکستان سے دونوں ملکوں کے درمیان فنی اور اقتصادی اشتراک تعاون کے بارے میں بھی ابتدائی بات چیت کی۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

اعزاز میں اس تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا) کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد، بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بعض ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر احباب نے بھی اس میں شرکت فرمائی چنانچہ دیگر اصحاب کے علاوہ محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی، محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، اور محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے عشائیہ کے آخر میں محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ خصوصی تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

مبلغ مشرقی افریقہ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب، مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر، مبلغین سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری، اور مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد کو ان کی کامیاب مراجعت پر اس تقریب کے ذریعہ خوش آمدید کہا گیا۔ نیز مکرم سید جواد علی صاحب، مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بنگالی، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہی، اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کو جو عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر الوداع کہا گیا۔ علاوہ ازیں مکرم احمد یداللہ صاحب آف ماریشس اور عدن کے مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب اور السید احمد الشبوطی صاحب، نیز محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے بھی خاص دعوت پر اسمیں شمولیت فرمائی۔

ان سب مبلغین اسلام اور بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب (جن کے